

ہیر لقی میر کی شاعری پر ایک نظر

جنوں کو رکھوں ایک جلے کجھ ہے سی نے کا فارسی شعرا میں
فردوں کی، الوارک اور شعوری دنیا کے شاعری کے بینہ پر تو ایک سخن
بچے نے بھی اور حافظہ فوراً حوار مل وہ تو خدا کے مشخن مقام
اڑو شاعری بھے اپنا خزانے کی خشی ہے اور وہ میر نقی میر نے اسے
جنوں کو رکھوں ایک پتھر لے میر نقی میر کی شاعری پر بارتے میں بولی
ایکست کی عامل ہے میر اردو کا عظیم غزل کو مشاعر تھے۔ اسی وجہ سے
بشتہ باقیوں زادے خزانے کیں اور مشہد شاہ تغیر کو کنام سے بارکا
بنتے۔ میر بزرگ، میں میر کا شاعر رہا ہے میر دامی دنیا بھروسہ کر دی کیونکہ
ذوق اور فناتھ سے باکاہ شاعر وکٹا بارتے ہیں ہم ان کے معافہ ہونے کی وجہ
اجمعی نہ کئی بک آغا خان عیشہ نے تو بیان ملک کے کہ دیا کہ

زبان میر صحیح اور عالم میزون الحجۃ
ماڑان کا تھا وہ آپ صحیح نا خواہی

میر میر کر کے نہیں ہیں ٹھیکی۔ میر اتنے کا میر ہے رہا۔ میر کی عطا میں
او، مقدوں میں کسی زبان سے کہ نہ ہوں حالی جنوں نے سب سے یہی غزل میں
اصلاح نہیں فرمادیں محسوس کی میر کی تقدیر سے اپنا دامن نہ بجا یا۔ خالص بھی
میر کی استادی کے قابل ہے۔

شاعری سے میر کو فطمی لگا وہا۔ بھر ۱۰۰۰ ریڑھا رہو، دن بھر
لگ کچھ کم سزا ہے میں وہ ادبی محتلوں سے شرکت ہوئے اور اپنا عالم بنایا
خان آرزو کی رہنمائی صورت کی وہ سے میر کی شاعری صلاحیت کو اپنے
وہ زادہ درست نہ لے۔ میر نے جو وقت میر ان شاعری میں قدم رکھا اسی وقت
اڑو شاعری کے جنزوں کے بھی حل رہی تھے۔

میر کے سامنے فارسی غزل کوئی کی روایت کے سامنے سامنے قدم اڑو
شاعری کی رسمیت توئی کی بھی مثال موجود تھی۔ ولی کا دلوانِ حملی
کیجھ جماعت کا۔ اور دیلوی شاعر محسوسہ تر نے لگ کچھ کہ اردو میں ہم رکھ
کر سکتے ہیں۔ میر رکھتے گئے کی کانہ ماٹل ہوئے اور اس کا اقتدار بھی
خود میں ہم لوں ہیں رنجیت گئے۔
میشوں جو گما ایسا باز نہ کر کے
کہے میں کہ ادب زندگی کا آئینہ دلانے ہے ایں۔ میر کی شاعری بھی ایں

زمانی ہی آئندہ دار ہے۔ ایک دو بیت بڑی تحریر کے الفریق ٹولک آوان سپر
کا ہم سیاسی اعتماد، سعید برائیم تھا۔ عہدِ حکوم شاہی یعنی ۱۷۳۹ء میں دیا گی
اُاد، شاہی جملہ ہوا۔ معاشر کامن کی رسمیتی میں اسکے کام برجم اکتوبر نو ۱۷۴۰ء
بی در بے بسر و فی جلوں اور اندر و فی افراط پرستانی نے دوچال کا جنا
دستوار اکر دیا تھا اور اس عالم میں شاعر و داعر غنیماں، کو کوئی بوجھتا
نہ رہا۔ نسبتیہ بھائی علم و ادب کی مخالفین سوچنی گلشن یا تو ادب اور شعراء
نہ طنز کریغ تھیں یا ساہمنوں کو کہ نہ تھیں نہ ملدوں خواجہ میر درد، جیسا کہ
لکھنی شاعر منیبی ختنیج لکھا۔

زندگی سے باکوئی طویلان سے

بھر کے عہدِ انسان کے طریقہ نہیں کیا تھا ماضی و پیش ایک چکر ہے
مشتمل تھے جو اپنا کھلے ہوا رفاقت و ایک دنگی پیکھتے۔ زندگی انسان
کا در در تک مرت فہری ہے جرف بے دماغی ہے۔ انسانست دولت۔ طاقت
یا صلاحیت کے غرروں سے بے اہمیت ہے اور بے دماغی سب کوئی کھونے کے بعد اپنے
مشترنیقہ بھر واقعی اور دو کا ایک عظیم شاعر ہے اُس کی عظمت کی بیان
دلیل یہ ہے کہ بھر کے بعد تمام کوچھ دیتے تھے کہ بھر کو کوئی کو سارے کام جنمایا
ہتھیاری عظیمت کا رہا۔ یہ کہ بھر نے غمِ جانان کو غمِ دو ایں خلخال
ہمہوں نے غم کو اس سر زر کے ساتھ محسوس کیا اُنکے ہمہ حرف انگریزی نہیں
کے لئے اُس فاقہ بھر کے۔ میں تم ۶ جوت ٹھڑا کمال ہے اُس کی زکاوتوں کو
کے دلیل ہے کہ اُنہوں نے کوئی محسوس کیا اُس نہیں تھا۔ تر سائے محسوس کیا اور
ان احتیمات کو راستہ قلعیں لے اُر بھر مکاری غم کا رہنا تھی غم سے
تاریک ہو گی۔ ایک شاعر کا انتہائی حماں اُن بھر کی دلیل ہے۔ دلیل
مشترنیکی خلود ہری تھے تو کوئی کو عظیم بنا اُسی خلود ایمان کو عکای
نہیں کو مشترنیکا۔ مشترنیکا سادھے غم کے خذابیں کر لکھتی اور شرکت
فتوطیعی کے اُن افراد اس سے موجود تھے۔ نہیں غمِ دوزخ کا کھوپڑا
میں طاہر ہے اُر بھر کی شاعری فتوطیعی کی تھی تو معلوم ہو گیا کہ میں
نہیں کوں اور اسکی جملہ ایمان اُنہیں کی تھی اور یہ رنگ
معلوم ہو گیا۔ جتنی وہ لکھ قتوطیعی مٹھا ہے اُر بھر کی تھا۔

گوئے پر اس کی نگاہ میں جائی ہے۔ خرمائیں
کوئی بھروسے اپنے فغان سوچتے جانے ہوں
اک آنکھ میرے سینے سے کوئی شعلہ فتشان نہیں
جب اسے سونا اسکی اور محرومیت کی آنکھ بدل دیں تو اس کا کو اکوا را
و خود حملہ دے رہا ہے تو اس کو نفع و نفعہ تطریب نہیں کر سکتا۔ اس کی
لذتیں نہیں اس کی سخی مٹی ایسیں رکھتا ہے۔ خرمائیں میں خوش اور شاد رہیں
کہ سارے سارے محروم و ناکامی دوستیں سے نجات ملیں ہیں اسے
بھارتی بھروسے دیتی ہیں جو غیر ملکی مدد کر رہے ہیں۔ میرے لئے اسی اعلیٰ
ایمیت اور اشرونما فرازیہ کی خیرت تاثیریں جب تک کہ ناکامی میں زندگی
جنوہ کے لئے ہے تو راستہ سہ اپنے دعویٰ پر اپنے طاقت سے۔ خرمائیں اسی عالم میں
بھروسے کر رہے ہیں میرے سامنے تو لوگوں
ایمیت کا روتھر و سوسنگ میں

مشترک طبقہ زمانہ نازک ہے
دوسرے بانیوں سے مقابلہ درستار
نا حقیقی محبوبوں میں بھی بھت سے مختتم ہے
جسے یہ سو اب تر ہیں ہمیں کوئی عنینہ زیستی کیا
ان ایسے عالم میں تھریکی قتوں کی قدر کا، قرما ہے کیا
یہاں جو عم کا افسار ہے اس طبقہ وہ دلائے اور انفرادوں کی کوئی تفاوت
اور نیز فاقہ رہا ہے